بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | منگل ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۱۷ صلح ۱۳۶۳ ہش ✦ ۱۷ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۱۶ جنوری ۱۹۸۴ء)

"عام طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے ٹانگوں میں درد رہتی ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

غصہ کو دبانا اور لوگوں کو معاف کرنا اور احسان سے کام لینا خدا کو بہت پسند ہے

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند کرتا اور اس کا بے انتہا اجر دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

(سورۃ آل عمران آیت: ۱۳۵)

ترجمہ:- جو (متقی) خوش حالی (میں بھی) اور تنگدستی میں (بھی) (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ، وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَالَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ"

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے، نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے، اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا، بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کرکے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا، غلام نے آہستہ سے پڑھا الکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ۔ یہ سُن کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کَظَمْتُ غلام نے پھر کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ کَظَم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لیے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ محبوب الٰہی وہ ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چاء کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء صـ۳)

● - اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منظور احمد صاحب بھٹی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ DATTELN کو مورخہ ۲۸/۹/۸۳ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "شہزاد منظور" رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرحمٰن صاحب بھٹی آف سٹھیالی کلاں کا پوتا اور مکرم منشی بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب صریح تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ نومولود اور اسکی والدہ کی صحت کیلئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

● - مورخہ ۹ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم بہادر خان صاحب کھوکھر اور ان کی جرمن نژاد بیوی مکرمہ HELGA KHOKHAR صاحبہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سمیع احمد کھوکھر" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ملک فضل داد صاحب کھوکھر آف کھوکھر غربی تحصیل و ضلع گجرات کا پوتا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کی خیر و عافیت درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(حمید علی ظفر مبلغ سلسلہ ہمبرگ مغربی جرمنی)

بیوت الحمد منصوبہ کیلئے نمایاں قربانی

برادرم مکرم منظور احمد صاحب منیب امیر و مبلغ انچارج جاپان اطلاع دیتے ہیں کہ بیوت الحمد منصوبہ کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ خطبہ جمعہ سنتے ہی احباب جماعت جاپان پر ایسا غیر معمولی اثر ہوا کہ انہوں نے فوری طور پر اس منصوبہ کے لئے مبلغ ۲۰،۰۰،۰۰۰ ین یعنی ایک لاکھ روپے کا وعدہ کرنے کی توفیق پائی جس کی ادائیگی ان شاء اللہ ۱۹۸۹ء تک کر دیں گے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ مزید ازیں قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور ان پر بے حد فضل فرمائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانا ہے

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر - مسعود احمد - پرنٹر عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
۱۷ صلح ۱۳۶۳ ہش

قیامِ امن کا ضامن

اسلام کا ایک محکم اصول

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس بارہ میں آزاد رکھا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اس کی نازل کردہ ہدایت کو قبول کریں اور اگر چاہیں تو قبول نہ کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ آیت ۲۵۷) کی رُو سے جبر کو سرے سے روا رکھا ہی نہیں۔ اسی لئے فرمایا:۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور لوگوں سے کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل ہوئی) ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

اس امر کے ثبوت میں کہ انسانوں کو آسمانی ہدایت کو قبول کرنے میں آزاد رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ اس بارہ میں جبر سے کام لیتا تو سب لوگ ایک ہی مذہب کے پیرو ہوتے کسی کو بھی قبولِ حق سے انکار کی جرأت نہ ہوتی۔ یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس لئے دیا ہے تاکہ وہ ان کا امتحان لے کہ کون صحیح راہ عمل اختیار کرتا ہے اور کون غلط راہ پر گامزن رہنے کو ترجیح دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ (المائدہ آیت ۴۹)

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت (یعنی ایک ہی مذہب کا پیرو) بنا دیتا لیکن جو ہدایت اس نے نازل کی ہے اس کے متعلق تمہارا امتحان لینے کے لئے اس نے ایسا نہیں کیا۔ (یعنی جبر سے کام نہ لینے کا فیصلہ کر کے اس نے تمہیں یہ اختیار دیا کہ چاہو تو قبول کرلو اور چاہو تو رد کر دو)

پھر اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس حد تک آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو نہ صرف یہ کہ اس کی نازل کردہ ہدایت کو قبول نہ کریں بلکہ اگر مخالفت کرنا چاہیں تو اس کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھ لیں۔ البتہ اس نے خبردار فرمایا ہے کہ وہ جو تدبیر بھی چاہیں کریں اور جو ظلم کرنا چاہیں کر گزریں لیکن بالآخر ہوگا یہی کہ وہ اپنی اس کوشش میں ناکام رہیں گے اور حق بہر طور غالب آکر رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دیئے گئے اس اختیار اور اس کے سراسر غلط استعمال کے نتیجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ط وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(ابراھیم آیات ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ:۔ اور یہ (حق کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے والے) اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی ہر تدبیر (جو یہ بروئے کار لائے ہیں) اللہ کے ہاں (محفوظ) ہے۔ اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ تیرا کوئی نقصان نہیں کر سکتے) پس (اے مخاطب!) تو اللہ کو اپنے مرسلوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور بُرے کاموں کی) سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ (مخالفینِ حق) اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دی گئی اس آزادی کا کہ وہ اگر چاہیں تو حق کو قبول نہ کریں اس قدر پاس کرتا ہے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے مامورین اور مرسلوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ان کے استہزاء اور ظلم و ستم کا نشانہ بننے دیتا ہے۔ وہ ان کی اس آزادی پر کوئی قدغن نہیں لگاتا بلکہ انہیں اجازت دیتا ہے کہ اگر وہ یہی چاہتے ہیں تو وہ اپنے سارے وسائل بروئے کار لا کر اپنی مخالفانہ سرگرمیوں میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اسی لئے فرمایا۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(الزخرف آیات ۷، ۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پہلی قوموں میں بھی بہت سے نبی بھیجے ہیں اور ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ استہزاء نہ کرتے ہوں

اسی پر بس نہیں بلکہ وہ مخالفینِ حق کے اس استہزا اور ظلم و ستم کی پاداش میں انہیں موردِ عذاب بنانے میں بھی جلدی نہیں کرتا بلکہ انہیں مہلت ہی نہیں بلکہ ڈھیل دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے۔ غرض اس ڈھیل سے یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اصلاح کر لیں اور اس کے عذاب سے بچ جائیں۔ اگر وہ مہلت کے اس طویل عرصہ سے بھی فائدہ نہ اٹھائیں اور ستم رانیوں میں بڑھتے ہی چلے جائیں۔ تب کہیں جا کر وہ انہیں پکڑنے اور سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ اسی لئے اس نے فرمایا:۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ط لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝

(الکہف آیت ۵۹)

ترجمہ:۔ تیرا رب بہت بخشنے والا اور بہت رحمت کرنے والا ہے۔ اگر وہ ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے انہیں پکڑنے لگتا تو ان پر فوراً عذاب نازل کر دیتا (اور انہیں مامورین الٰہی کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کا موقع نہ دیتا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ) ان کے لئے ایک میعاد مقرر ہے اور جب وہ وقت آجائے گا تو انہیں اس سے بچ نکلنے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ملے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے مذہب کے معاملہ میں جبر روا نہیں رکھا۔ اس نے انسانوں کو یہ آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اس کی نازل کردہ ہدایت کو قبول کریں اور اگر چاہیں تو نہ قبول کریں۔ اس خاطر وہ مخالفینِ حق کو مخالفت کرنے سے باز رکھنے کے لئے بھی خود جبر سے کام نہیں لیتا۔ وہ اگر چاہے تو یکدم انہیں عذاب کا مورد بنا کر اور ان کی مخالفانہ تدبیروں کو ملیا میٹ کر کے انہیں قبول حق پر مجبور کر سکتا ہے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتا وہ انہیں اس کی اپنی مرضی کے خلاف جبر کی راہ اختیار کرتے دیتا ہے لیکن خود جبر سے کام نہیں لیتا۔ وہ انہیں ایڑی چوٹی کا زور لگانے کا موقع تو

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

شجرِ احمدیت کے شیریں ثمار

تقریر جلسہ سالانہ : ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

سچا لفظ اور سچا قول کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ ایسی ہی ایک سچی بات ہمارے آج کے موضوع کی بنیاد ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول کہ:۔

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ جھاڑیوں سے انجیر نہیں توڑتے۔ نہ جھڑبیری سے انگور۔"

(لوقا باب ۶ آیت ۴۳)

درخت کی اور شجر کی تمثیل مذہب کی دنیا میں بڑی قدیم ہے۔ ہمیشہ سے ہی مذہبی صحیفوں میں اعمالِ صالحہ، صداقت اور راستی اور اچھی تحریکات کو سرسبز درخت سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ جھوٹ، فریب، منافقت، ناراستی اور بداعمالی کو خشک درخت سے۔ حضرت ایوبؑ نے کہا:۔

"ناراستی درخت کی طرح توڑ دی جائے گی۔"

اور فرمایا کہ:۔

"درخت کی تو امید رہتی ہے کہ اگر وہ کاٹا جائے تو پھر پھوٹ نکلے گا اور اس کی نرم نرم ڈالیاں موقوف نہ ہوں گی اگرچہ اس کی جڑ زمین میں پرانی ہو جائے۔ اور اس کا تنا مٹی میں گل جائے تو بھی پانی کی بو پاتے ہی شگوفے لائے گا اور پودے کی طرح شاخیں نکالے گا۔"

(ایوب باب ۱۴ آیت ۷، ۸، ۹)

زبور میں حضرت داؤدؑ کے بارے میں لکھا ہے:۔

"میں تو خدا کے گھر میں زیتون کے ہرے درخت کی مانند ہوں"

اور لکھا ہے:۔

"مبارک وہ جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا۔ وہ اس درخت کی مانند ہوگا جو پانیوں کی ندی کے پاس لگایا گیا ہے اور جو اپنے وقت پر پھلتا ہے۔"

اور یرمیاہ نے کہا:۔

"مبارک وہ جو خدا پر توکل کرتا ہے اور جس کی امید گاہ خداوند ہے۔ کیونکہ وہ اس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کے پاس لگایا جائے۔ اور جو اپنی جڑ دریا کی طرف پھیلا دے اور جب گرمی آئے تو اسے کچھ خطرہ نہ ہو بلکہ اس کے پتے ہرے رہیں اور خشک سالی کا اسے کچھ خوف نہ ہو اور پھل لانے سے باز نہ رہے۔"

(یرمیاہ باب ۱۷۔ آیت ۸)

امثال میں خدا تعالیٰ کے بارہ میں لکھا ہے:۔

"اس کی راہیں خوشگوار راہیں ہیں اور اس کے سب راستے سلامتی کے ہیں اور جو اسے پکڑے رہتے ہیں۔ وہ ان کے لئے حیات کا درخت ہے۔"

(امثال باب ۳۔ آیت ۱۸)

حضرت مسیحؑ نے کہا:۔

"انگور کا حقیقی درخت میں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔"

(یرمیاہ باب ۱۵۔ آیت ۱ تا ۲)

اور جھوٹے نبیوں کے بارہ میں یہ بھی کہا:۔

"ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا۔ نہ برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔"

(متی باب ۷ آیت ۱۵ تا ۲۰)

یہودہ کے خط میں ایمان نہ لانے والوں کے بارہ میں یہ کہا:۔

"یہ بے پانی کے بادل ہیں جنہیں ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں یہ پت جھڑ کے بے پھل درخت ہیں جو دونوں طرف سے مردہ اور جڑ سے اکھڑے ہوئے ہیں۔"

قرآن حکیم کا ارشاد:

قرآن حکیم نے اس مضمون کو زیادہ خوبصورتی کے ساتھ بیان فرمایا۔ چنانچہ سورۃ ابراہیم میں فرمایا:۔

"اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ"

(ابراھیم آیت ۲۵-۲۶)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک پاکیزہ کلام کی حقیقت کو بیان کیا ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوئی ہیں اور ہر وقت اپنے رب کے اذن سے تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔"

اور اسی طرح فرمایا:۔

"وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝"

(ابراھیم آیت ۲۷)

کہ ایک برے کلام کی مثال ایک برے درخت کی طرح ہوتی ہے جس کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہو۔ اور جسے کہیں بھی قرار نہ ہو۔

اور مومنوں کی مثال یوں بیان فرمائی:۔

"كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ"

(فتح آیت ۳۰)

کہ وہ ایک کھیتی کی طرح ہیں جس نے پہلے اپنی روئیدگی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگی اور کفار اس کو دیکھ کر جلنے لگے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ:۔

"اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔"

اور فرمایا کہ:۔

"میں وہ درخت ہوں۔ جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔"

نیز فرمایا کہ:۔

"خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ نہ میں بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو کہ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کرو۔"

نیز فرمایا:۔

"اے عقلمندو میرے کاموں سے مجھے پہچانو اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتوں سے ظاہر ہونے چاہئیں تو مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہوں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔"

(فتح اسلام)

خدا کا قائم کردہ معیار:

چنانچہ آج جب ہم شجر احمدیت کے شیریں اثمار کا ذکر کرتے ہیں اور شیریں اثمار کے حوالہ سے احمدیت کی صداقت معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم کسی خود ساختہ معیار پر احمدیت کی صداقت کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی سچے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ ہم اسی زبان میں گفتگو کرتے ہیں جو نبیوں کی اور آسمانی صحیفوں کی زبان ہے۔ یہ بات، شناخت کا یہ معیار، صداقت کی یہ پہچان، یہ میری بات نہیں، یہ میرا قائم کردہ معیار نہیں۔ یہ میری عقل کی پہچان نہیں، یہ وہی بات ہے جو داؤدؑ نے زبور میں کہی تھی، یہ وہی زبان ہے جو حضرت ایوبؑ نے استعمال کی تھی، یہ وہی معیار ہے جو یسعیاہ نبی نے مقرر کیا تھا۔ یہ وہی مقولہ ہے جو یرمیاہ نبی کی زبان سے نکلا یہ وہی صداقت ہے جو دانیال اور حزقیل نبی نے بیان کی۔ یہ وہی سچائی ہے جو حضرت مسیحؑ کی زبان سے نکلی اور سب سے بڑھ کر یہ وہی صداقت کا معیار ہے جس پر خدا کی آخری کتاب یعنی قرآن حکیم نے صداقت کی مہر ثبت کر دی۔ یعنی یہ کہ شجرہ طیبہ وہ ہے جو ہر موسم میں اپنا پھل دے۔

شجرِ اسلام کی بار آوری:

حضرات! کسی درخت کا پھل اس کی ذات کی شناخت بھی ہوتا ہے اور اس کی زندگی کا نشان بھی۔ اسلام وہ کلمہ طیبہ ہے جس کو شجرہ طیبہ سے مثال دی گئی ہے۔ شجر اسلام نے ہر دور میں پھل دیا۔ ہو نہیں سکتا تھا کہ خدا کی خدائی کا وہ سدا بہار درخت اس زمانے میں پھل نہ دیتا۔ احمدیت دراصل اس دور میں اسی شجرِ اسلام ہی کے بار آور ہونے کا نام ہے۔

چنانچہ جب ہم گزشتہ ۹۰ سال کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک بات بڑی واضح نظر آتی ہے کہ احمدیت راستی کا درخت ہے اور شجرِ احمدیت وہ شجر ہے جسے کوئی طوفان اور کوئی آندھی اکھیڑ کر نہیں پھینک سکی۔ یہ عدم ثبات کا شکار نہیں اور:۔

"مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ"

کی کیفیت نہیں رکھتا۔ یہ ایک چٹان کی طرح مضبوطی سے قائم ہے۔ یہ کونپل جو چھوٹی تھی اب ایک تناور درخت بن چکی ہے اور جس کی ابتداء كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْئَهُ تھی اب وہ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ الْكُفَّارَ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ یہ شجرہ طیبہ ہے جسے نہایت شیریں پھل لگے اور جو مسلسل پھل دے رہا ہے۔ آج انہیں شیریں ثمار کا کچھ ذکر مقصود ہے۔

کسی دینی تحریک کا ثمرہ انقلاب ہوتا ہے جو اس تحریک کے ذریعہ سے رونما ہوتا ہے۔ کہ روحانی شجرِ طیبہ کے اثمار وہ افراد ہیں جو اس شجرہ طیبہ سے وابستہ ہوتے ہیں یا وہ کارنامے ہیں جو اس سے معرضِ وجود میں آتے ہیں۔

آیئے! ہم اس بارے میں خدا کے کلام اور اس کے رسولؐ کے کلام سے راہ نمائی حاصل کریں اور معلوم کریں کہ کسی مذہبی تحریک کو کیسے پھل لگنے چاہئیں۔

مذہب کی جڑ خدا شناسی اور معرفت تعماء الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمالِ صالحہ اور اس کے پھول اخلاقِ فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت محبت ہے جو اس کے رب اور بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس اور پاکیزگی کا ثمر ہے۔ جب ہم اس نقطۂ نظر سے قرآن حکیم پر نظر ڈالتے ہیں تو شجرہ ایمان کا ایک پھل ہمیں یوں نظر آتا ہے:۔

"أُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ" (نساء: ۷۰)

یعنی نبوت اور صدیقیت اور شہادت اور صالحیت یہ وہ انعامات ہیں جو شجرِ ایمان کو پھل کے طور پر لگتے ہیں۔ چنانچہ نبوت، صدیقیت اور شہادت اور صالحیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نبوت کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علمِ غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو۔ اور صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانہ پر ایسے کامل طور پر قبضہ کرے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کے صورت پر ہوں اور اس کے صدق پر گواہی دیں اور شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوتِ ایمانی اور قوتِ اخلاق اور ثابت قدمی دکھلاوے جو کہ خوارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے اور صالح کا کمال یہ ہے کہ ایسا ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جائے اور مجسم صلح بن جائے کہ وہ کامل صالحیت اس کی خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے۔"

(تبلیغ رسالت)

شجرِ احمدیت کو ہر وہ پھل لگا جو شجرِ ایمان کو از روئے قرآن لگنا چاہیئے۔ سب سے پہلا جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ آسمانی بارش ہے جو راستی کے ہر درخت کی نشو و نما کی خاطر خدا کی طرف سے نازل ہوا کرتی ہے۔

خزاں رسیدہ چمن میں بارش:

انبیاء کی بعثت بارش سے مشابہت رکھتی ہے۔ نبی کے ظہور کے ساتھ ساتھ انسانی طبائع میں بھی تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور ہر انسان اپنی طبیعت اور اپنے ظرف کے مطابق پھل لاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام ہوا:۔

"ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء"

اور رویائے صالحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی رو سے نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ اور اناجیل میں بھی آخری زمانہ کی ایک علامت یہ لکھی ہے کہ اس زمانے میں کثرت سے نیک خوابیں آئیں گی۔ چنانچہ اعمال باب ۲ آیت ۱۷، ۱۸ میں لکھا ہے:۔

"خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح ہر بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔ بلکہ میں اپنے بندہ اور بندیوں پر بھی ان دنوں میں اپنے روح میں سے ڈالوں گا اور وہ نبوت کریں گی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور احمدیت کے قیام کے ساتھ وہ چمن جو صدیوں سے خزاں رسیدہ تھا اس میں پھر بہار آئی۔ سچے خواب اور مبشرات کے ذریعہ سے انعامات خداوندی کا نزول ہوا۔ چنانچہ ہمارے مبلغین جہاں جہاں بھی گئے انہیں خدا نے یہ زندہ نشان دکھایا کہ فرشتے پہلے سے ہی سعید روحوں کو قبول حق کے لئے تیار کرتے رہے اور ہر جگہ "رجال نوحی الیھم من السماء" میسر آتے رہے۔ حضرت مولانا نیر صاحب کے مغربی افریقہ جانے سے قبل لیگوس کے ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا اور حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں ان سے کہا کہ میں خود تو تمہارے ملک میں نہیں آؤں گا۔ مگر میرا پیرو آئے گا اور وہ اس ملک کے لوگوں کی اصلاح کریگا۔ اور جو کوئی اس کی آواز پر ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے لبیک کہے گا وہ پھلے گا اور پھولے گا اور کامیاب ہوگا۔ چنانچہ حضرت مولانا نیر صاحب جب افریقہ تشریف لے گئے تو گویا آسمان سے فرشتے لوگوں کو تحریک کر رہے تھے۔ نیر صاحب کے ہاتھوں ہزاروں لوگ احمدیت اور اسلام میں داخل ہوئے۔ ایک مرتبہ انہوں نے چار ہزار غیر مسلم افراد کی بیعت ایک ساتھ بھجوائی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعا کی تحریک کی خاطر اس بارہ میں ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اس کو پڑھ کر خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا:۔

"مجھ کو اشتہار کی عبارت پڑھ کر کمال درجہ مسرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے الحمد للہ نکلا۔ افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوگی۔ بشرطیکہ وہ حاصل مقصد کو سمجھتا ہو۔ میں آپ کے عقیدے کا اب تک دل سے مخالف ہوں۔ مگر امریکہ یورپ اور افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعے کچھ کام ہو رہا ہے۔ اس کا اعتراف کرنا اور اس کے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے۔"

نیاز مند قدیمی حسن نظامی"

(الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۲۱ء)

اسی طرح سیرالیون میں ہماری ایک جماعت روکوپر ایک پرانی جماعت ہے۔ اس جماعت روکوپر کے ایک دوست ۱۹۲۶ء میں نقل مکانی کر کے ایک دوسرے گاؤں میں رہائش رکھتے تھے۔ ایک رات تہجد پڑھ کر لیٹے تو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ دو شخص ان کے پاس آئے ہیں جو سفید ریش ہیں اور لمبے لمبے چغوں میں ملبوس ہیں اور ان کے سروں پر عمامے ہیں وہ ان کے پاس آئے۔ کہتے ہیں کہ ہم مشرق سے آئے ہیں اور تمہیں بشارت دیتے ہیں کہ جس مہدیؑ کا دیر سے انتظار تھا وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ سو اٹھو اور اپنے اصل گاؤں میں لوگوں کو بشارت دے۔ اور انہیں نماز کی تلقین کر۔ اور اگر ان لوگوں نے اس بات پر کان نہ دھرا تو وہ خدائی سزا کے مستوجب ہوں گے۔ چنانچہ یہ دوست اپنے گاؤں روکوپر واپس چلے گئے اور وہاں لوگوں کو نماز کی تلقین کرنے لگے۔ اس واقعہ کے چار سال بعد مولانا نذیر احمد علی صاحب تشریف لائے جن کا لباس اور حلیہ اور پیغام وہی تھا جو اس دوست نے خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو ہدایت نصیب ہوئی۔

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۷۳ء)

(باقی آئندہ)

ہر ذی استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر مطالعہ کرے اور اسے محفوظ رکھے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کی مختصر روداد

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء (قسط ۴)

پہلا اجلاس:-

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا اجلاس ٹھیک نو بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم و محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے کی آپ کے بعد مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

بعد ازاں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے "عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں مختصراً جماعت احمدیہ کے عقائد اور مخالفین کے متعدد اعتراضات کے جوابات دیئے۔

آپ نے فرمایا عقل انسانی، فطرت صحیحہ اور دنیا کے مسلمہ قوانین کی رو سے کسی شخص کا وہی مذہب ہوگا جس کا وہ اظہار کرتا ہے۔ اسی اصول کو قرآن کریم نے بھی بیان فرمایا ہے اور دنیا کے سامنے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا چارٹر رکھا ہے آپ نے حدیث کے حوالے سے بتایا کہ قرون اولیٰ میں مدینہ میں اسی قرآنی اصول کے مطابق مردم شماری بھی ہوئی تھی۔

محترم مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات کو پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے مزید بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پر سچے دل سے ایمان لادیں اور اس پر مریں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ محکم عقائد ہیں جو کلید کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہی وہ عقائد ہیں جن کو اختیار کرتے ہوئے ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور یہ حقیقت جان لی ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کی شکل کو بگاڑنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کے حوالے سے بتایا کہ انبیاء کی جماعتوں سے ہمیشہ ہی استہزاء کیا جاتا رہا ہے۔ ان پر اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں۔ انبیاء کی تاریخ ہمیشہ دہرائی جاتی ہے اس مرتبہ بھی دہرائی جا رہی ہے اور دہرائی جاتی رہے گی۔

انبیاء علیہم السلام کے لئے اور اہل اللہ کے لئے جو استہزاء کے طریق ان کی مخالف جماعتیں اختیار کرتی ہیں۔ آپ نے وہ طریق بیان فرمائے اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی وہ تمام طریق استہزاء کے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف سفید جھوٹ بولا گیا، خود ساختہ معیاروں کے ذریعہ تنقید کا نشانہ بنایا گیا، حضرت اقدس کے اقتباسات کو غلط رنگ میں پیش کیا جاتا رہا۔ قرآن کریم کے معانی کرنے پر اعتراض کیا گیا۔ اور استہزاء کا انتہائی طریق یعنی گالیاں بھی دی گئیں۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس پر اپنی تقریر ختم کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے۔ ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلائے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۷)

پھر فرمایا:-

"پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا..... خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقین سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

شام کے نمائندہ

محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد ملک شام کے نمائندہ مکرم سلیم الجابی صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور چند منٹوں کے لئے اردو زبان میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا میری زبان عربی ہے۔ میں آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں۔ یعنی میں دعا کرتا ہوں کہ سلامتی آپ کے شامل حال ہو اور خدا کی رحمت آپ پر نازل ہو اور اس کی برکتیں ہر قدم پر آپ کے ساتھ رہیں آپ نے فرمایا کہ ہر تقریر کرنے والا تشہد پڑھ کر یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ ان باتوں پر ایمان رکھتا ہے اور ان کے مطابق عمل بھی کرتا ہے اور وہ ان الفاظ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر گواہی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت یہ گواہی دیتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ آپ کو خدا نے کہا تھا کہ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ اَبْدَالُ الشَّامِ کہ شام کے ابدال تجھ کو مانیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے تو میں خدا کے اس الہام کے مطابق ایک نشان ہوں۔

آپ نے بڑے ہی پُرزور الفاظ میں فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد کے خدا کے فرشتے ظاہر طور پر مجھ پر اتر رہے ہیں اور میں نے اپنی آنکھوں سے ان فرشتوں کو اترتے دیکھا ہے۔ لوگو! تم تکذیب کرتے کرتے کہاں جا رہے ہو جب کہ خدا کے فرشتے ہر جگہ دنیا میں اترتے اور مسیح موعودؑ کی صداقت کا اعلان کر رہے ہیں۔

پیشگوئیاں بابت جان الیگزنڈر ڈوئی و مستقبل جماعت احمدیہ

شام کے نمائندہ کی تقریر کے بعد مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بابت جان الیگزنڈر ڈوئی و مستقبل جماعت احمدیہ" کے نہایت ہی اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور ان کے دور رس نتائج پر روشنی ڈالی۔

ڈوئی کے بارے میں پیشگوئی بیان کرتے ہوئے آپ نے ضمناً ڈوئی کے حالات زندگی بھی بتائے۔ آپ نے فرمایا الیگزنڈر ڈوئی ایڈنبرگ میں ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اسکاٹ لینڈ میں پادری بننے کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۸۰ء میں امریکہ چلا گیا اور ایک نئے عیسائی فرقہ "کرسچین کیتھولک" کی بناء ڈالی۔ شکاگو کے قریب ایک نیا شہر "صیہون" آباد کیا۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے ایلیا ہونے کا دعویٰ کیا اور اسلام کو تباہ کرنے کے منصوبے بنانے لگا اور پیشگوئیاں کرنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب پتہ چلا تو آپ نے چیلنج کیا کہ میں دعا کے ہتھیار کو صداقت کے طور پر پیش کرتا ہوں اگر آپ ایلیا ہیں تو میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا۔ یہ چیلنج اخباروں میں بھی شائع ہوا۔

۲۷ دسمبر ۱۹۰۲ء میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کا استہزاء کے رنگ میں جواب دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے دوبارہ اس کو خط لکھا جس میں آپ نے اپنے دعویٰ کو دہرایا اور خدا کی طرف سے ظاہر ہونے والے نشانات کا ذکر فرمایا اور بڑی تحدی سے یہ فرمایا کہ اگر ڈوئی چیلنج قبول کرے گا تو میرے دیکھتے ہی دیکھتے بڑی حسرت کے ساتھ اس دار فانی سے کوچ کر جائے گا اور جلد اس کے شہر صیہون میں ایک تباہی آئے گی۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ یہ خط امریکہ کے اخبارات میں بھی چھپا اور بالآخر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک زبردست نشان ظاہر ہوا کہ الیگزنڈر ڈوئی پر فالج کا اچانک حملہ ہوا۔ اس کے مرید اس سے برگشتہ ہو گئے اور بڑی ہی حسرتناک موت اس کا مقدر بنی۔ یہ سارا واقعہ چار پانچ سال کے اندر اندر رونما ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان بن گیا۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری پیشگوئی احمدیت کے مستقبل کے بارے میں پیش کی اور قرآن کریم کی آیت کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو رسولوں کے ساتھ ملا کر پیش فرمایا ہے۔ ان کی کامیابی خدا کی کامیابی اور نعوذ باللہ ان کی ناکامی خدا کی ناکامی ہوگی۔ خدا تعالیٰ اپنے مامورین کو مخالفتوں کے باوجود ترقی اور کامیابی سے ہمکنار فرماتا ہے۔ ان کی کامیابی کے ذریعہ خدائی مقاصد پورے ہوتے ہیں اور خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے۔

آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۳ء سے ہی آپ کو جماعت کی ترقی کی بشارتیں دینی شروع کر دی تھیں اور آپ کو وقفے وقفے سے خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ۔ نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور بھی بہت سی پیش خبریوں سے نوازا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن میں واضح طور پر جماعت احمدیہ کی ترقی کی ضمانت دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اور بالآخر ساری دنیا پر محیط ہو جائیگا۔

محترم مرزا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جماعت کی ترقی کے بارے میں چند پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ جس وقت یہ پیشگوئیاں کی گئی تھیں اس وقت سے یہ پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ پہلے جماعت احمدیہ کی حالت ایک کونپل کی سی تھی لیکن آج یہ ایک ایسے تناور درخت کی شکل اختیار کر چکی ہے جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ دنیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سب حربے استعمال کر کے دیکھ لئے لیکن خدا نے احمدیت کو پروان چڑھایا اور احمدیت دن بدن ترقی کرتے ہوئے آگے سے آگے ہی بڑھتی چلی گئی۔ احمدیوں کے اموال و نفوس اور عزتوں پر حملے کئے گئے ان سب باتوں کے باوجود وہ باتیں پوری ہوئیں جو خدا نے اپنے ایک فرستادہ کو پہلے سے بتا دی تھیں۔

آپ نے آخر میں فرمایا خدا تعالےٰ کا ہم سے یہ سلوک ہم پر کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے کہ ہم قربانیوں میں آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جائیں اور ان ذمہ داریوں کو احسن طور پر نبھائیں جن کے نتیجہ میں ہم آگے بڑھیں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

:- نمائندہ غانا :-

محترم مرزا عبدالحق صاحب کی تقریر کے بعد غانا کے نمائندہ مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے چند منٹوں کے لئے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں غانا میں احمدیت کے فروغ کے بارے میں اظہار خیال فرمایا آپ نے سب سے پہلے احباب کو غانا کے لاکھوں احمدی بھائیوں کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچایا اور براعظم آسٹریلیا میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے پر مبارکباد پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ آسٹریلیا میں احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد کا ذکر ریڈیو غانا اور وہاں کی اخبارات نے بھی کیا تھا۔ آپ نے مزید بتایا کہ غانا میں داعی الی اللہ کی تحریک پر عمل ہو رہا ہے اور بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور اسلامی تعلیمات کو اپنا رہے ہیں۔ غانا میں جو سب سے بڑا واقعہ رونما ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اب پادری بھی عیسائیت کو خیرباد کہہ کر احمدیت کو قبول کر رہے ہیں آپ نے بتایا کہ غانا میں جماعت احمدیہ کے پانچویں ہسپتال کا حال ہی میں افتتاح ہوا ہے۔ جس کے انچارج غانین احمدی ہیں۔ آپ نے غانا میں احمدیت کی ترقی کی رفتار کے پیش نظر فرمایا انشاء اللہ ہمارے ملک میں جلد اسلام کی فتح ہوگی۔ آخر میں آپ نے فرمایا میں احباب سے اپنے ملک کے بارے میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

ان تقاریر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطاب زنانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا (حضور کے اس خطاب کا ملخص پہلے ہی ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے)

وقفہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور کے خطاب کے بعد دوسرے دن کا پروگرام اختتام کو پہنچا۔

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبی ﷺ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

دیتا ہے لیکن انہیں حق کو منانے کی تدبیروں میں کامیاب نہیں ہونے دیتا تاکہ ان کی توجہ حق کی طرف پھرے اور وہ بطیب خاطر خود اپنی مرضی سے حق کو قبول کریں اللہ تعالےٰ نہ کسی مذہب میں داخل ہونے میں جبر کا روادار ہے اور نہ اس سے نکلنے میں۔ اگر مذہب کے معاملہ میں کسی لحاظ سے بھی جبر کو جائز تسلیم کر لیا جائے تو جزا سزا کا سارا تصور ہی باطل ہو کر رہ جائے۔ جزا سزا کا دارومدار تو ہے ہی اختیاری اعمال پر۔ اگر اعمال اختیاری نہ ہوں بلکہ جبر کے تحت سرزد ہوں تو پھر جزا سزا کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ اسی لئے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ اسلام کا ایک محکم اصول ہے اور دنیا میں قیام امن کی اصل بنیاد یہی محکم اصول ہے۔

ہدایات برائے آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ

:- منعقدہ ۱۱/۱۲ فروری ۱۹۸۴ء :-

آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل ضوابط کی پابندی لازمی ہوگی۔ ہر لجنہ کی صدر یہ ہدایات سیکرٹریان صحت جسمانی اور کھلاڑیوں تک پہنچا دیں۔

۱۔ ایک کھلاڑی اتھلیٹکس میں تین کھیلوں سے زیادہ میں حصہ نہیں لے سکتی۔ لیکن ریلے ریس ان تین کے علاوہ ہوگی۔

۲۔ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس والی لڑکیاں اور کسی بھی کھیل میں حصہ نہیں لے سکتیں۔

۳۔ ۳۰ جنوری تک تمام کھلاڑی لڑکیوں کے نام سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ کو پہنچنے ضروری ہیں۔

۴۔ ہر کھیل میں حصہ لینے والی کی عمر ۱۵ سال سے زیادہ ہونی چاہیئے۔

۵۔ سفید یونیفارم کی پابندی لازمی ہے۔ مگر دوپٹوں کا جو رنگ مرکز نے مقرر کیا ہے وہی استعمال کرنا ہوگا جس کی فہرست ہدایات کے آخر میں درج ہے۔

۶۔ ہر کھلاڑی کو دس روپے انٹری فیس ادا کرنی ہوگی۔

۷۔ ریفری اور منصف کا فیصلہ آخری ہوگا۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے پر بھی کھلاڑی کو خارج از کھیل کر دیا جائے گا۔ اور تین سال کا بین لگا دیا جائے گا۔

۸۔ مختلف میچز میں ہر ضلع سے ایک ٹیم لی جائے گی اگر پھر بھی ٹیموں کی تعداد وقت کی گنجائش سے زیادہ ہوئی تو پھر ڈویژن سے ایک ٹیم لی جائے گی۔

۹۔ ریزرو لڑکیوں کے نام بھی فہرست کے گوشوارہ میں شامل کریں۔ ضرورت پڑنے پر ریزرو لڑکیوں کو کھیلنے کی اجازت ہوگی نیا نام منظور نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۔ مارچ پاسٹ کے جھنڈے کا سائز سوا میٹر لمبا اور ۹۰ سینٹی میٹر چوڑا ہوگا۔ جھنڈے کے بانسوں کی لمبائی ۸ فٹ ہوگی جو ہر لجنہ خود لائے گی۔ دوپٹوں کے ہم رنگ جھنڈا کا رنگ ہو۔

۱۱۔ کوائف فارم کھلاڑی خود پر کرے گی۔ ہر صدر ۱۰ جنوری سے قبل لڑکیوں کی تعداد لکھ کر یہ فارم منگوا لے۔ فارم پر سیکرٹری صحت جسمانی مقامی یا صدر کی تصدیق لازمی ہوگی۔

۱۲۔ ہر کھلاڑی کے لئے ضروری ہے کہ وہ پردہ کرتی ہو۔

۱۳۔ ہر کھلاڑی کے لئے ضروری ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہو۔

۱۴۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ وہ کم از کم پندرہ دن قبل سے تمام کھلاڑی جمع کر کے ان کو مارچ پاسٹ سکھائیں۔ ابتدائی طبی امداد سکھائیں اور نظم و ضبط کی پابندی سکھائیں

۱۵۔ ہر کھلاڑی کے لئے ابتدائی طبی امداد کا پرچہ حل کرنا ضروری ہے۔

۱۶۔ ٹورنامنٹ شروع ہونے سے پہلے جو ہدایات نشر کی جائیں گی ان کی پابندی کرنا ہر کھلاڑی پر لازم ہوگی۔ پابندی نہ کرنے کی صورت میں یا ان کے POINT کاٹے جائیں گے یا انہیں معطل کر دیا جائے گا۔

۱۷۔ کوائف فارم پر کرتے ہوئے بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کی کھلاڑی یہ ضرور لکھے کہ وہ ڈبل میں حصہ لینا چاہتی ہے یا سنگل میں یا دونوں میں اس کے بعد کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی۔

:- دوپٹوں کے رنگ :-

تمام اضلاع کی کھلاڑیوں کے لئے مارچ پاسٹ میں حصہ لینے کے لئے یہ رنگ دوپٹوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ جن کو ایک ہی جگہ رنگا جائے تو بہتر ہوگا تاکہ شیڈ میں فرق نہ ہو۔

ربوہ : سفید ؛ ضلع گجرات : نسواری ؛ ضلع سیالکوٹ : نیلا ؛ ضلع نواب شاہ : کاسنی
ضلع لاہور : سرخ ؛ " سرگودھا : مونگیا ؛ " سانگھڑ : خاکی ؛ " اسلام آباد : کالا
" گوجرانوالہ : آسمانی ؛ " کراچی : سبز ؛ " فیصل آباد : مسٹرڈ ؛ " رحیم یار خاں : سلیٹی
" پشاور : تربوزی ؛ " جہلم : نیوی بلیو ؛ " شیخوپورہ : ہلکا گلابی ؛
" جھنگ : زرد ؛ " ملتان : فیروزی ؛ " راولپنڈی : قرمزی ؛

مندرجہ ذیل کھیلوں کا انتظام ہوگا۔

۵۰ میٹر ریس، ۱۰۰ میٹر ریس، ۴۰۰ میٹر ریس، بیگ ریس، سیک ریس، آپٹیکل ریس تھری لیگنڈ ریس، چاٹی ریس، ریلے ریس، سائیکل ریس، لانگ جمپ، ہائی جمپ، شارٹ پٹ ڈسکس اور جیولن تھروز۔ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس، سنگل و ڈبل والی بال اور نیٹ بال۔

(سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ -)

مسل ۲۵۳۹۸

میں رشیدہ انجم رحمان زوجہ بشیر لطف الرحمٰن قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۷-ڈی بلاک ۷ گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۸-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند - / ۲۰۰۰ روپے
۲- زیورات طلائی بشمول دو کڑے لاکٹ تین انگوٹھیاں وزنی ۱۱ تولے -/۲۲۰۰۰ روپے
۳- سلائی مشین SINGER مالیتی - /۳۰۰۰ روپے
۴- نقد تیس ہزار روپے - /۳۰۰۰۰ روپے
کل میزان - /۵۷۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔
میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ - رشیدہ انجم رحمان زوجہ بشیر لطف الرحمٰن صاحب
۳۷-ڈی بلاک ۷ گلشن اقبال کراچی
گواہ شد - بشیر لطف الرحمٰن صاحب ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب خاوند موصیہ
گواہ شد - صغیر احمد صاحب جیمہ سیکرٹری وصایا کراچی -

مسل ۲۵۳۹۹

میں بشیر لطف الرحمٰن ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۷-ڈی بلاک ۷ گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۸-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- سکنی مکان ۳۷-ڈی بلاک نمبر ۷ گلشن اقبال کراچی ۷,۵۰,۰۰۰ روپے
۲- سکنی پلاٹ ۳/۱ کنال دارالرحمٰن بنام خلیل حفیظ الرحمٰن صاحب /۳۵۰۰۰ روپے
۳- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ /۷۳۰۰۰ روپے
کل میزان - /۸,۵۸,۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۸۷۵۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ پنشن مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد - بشیر لطف الرحمٰن ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم
۳۷-ڈی بلاک نمبر ۷ گلشن اقبال کراچی
گواہ شد نمبر ۱ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا - جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد نمبر ۲ منیر الدین صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ گلشن اقبال
۸-ای سینٹر بلاک
۷-۱۳ گلشن اقبال کراچی ۷۵

مسل نمبر ۲۵۴۰۰

میں چوہدری بشیر الدین محمود ولد چوہدری مہر الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶/۵۵۵ کینٹ بازار ضلع ڈرگ روڈ کراچی ۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۴-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- نقد دس ہزار روپے -/۱۰,۰۰۰ روپے
۲- کار " مالیتی -/۱۰,۰۰۰ "
۳- ٹی وی T.V " -/۳,۰۰۰ روپے
۴- واشنگ مشین " -/۴,۰۰۰ روپے
۵- فرج " -/۵,۰۰۰ روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔
اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔
میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔
العبد - چوہدری بشیر الدین محمود ۲۶/۵۵۵ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی ۲
گواہ شد نمبر ۱ بشیر احمد صاحب ۸-۹۴/۲۶ کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی ۸
گواہ شد نمبر ۲ محمد الیاس صاحب وصیت ۱۹۶۵۵ کراچی

مسل ۲۵۴۰۱

میں محمد سلیم ولد محمد بشیر صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲-۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- ایک عدد گھڑی -/۱۰۰۰ روپے
۲- ایک عدد ریڈیو -/۲۰۰ روپے
۳- ایک عدد بائسیکل -/۴۰۰ روپے
۴- بنک بیلنس -/۵۰۰۰ روپے
کل مالیت -/۶۶۰۰ روپے اور اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔
اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد - محمد سلیم ولد محمد بشیر صاحب ۲۶/۱۶۵ ڈرگ روڈ کراچی۔
گواہ شد - محمد عثمان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ۷/ مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی وصیت نمبر ۱۵۷۸۲
گواہ شد - منفی محمد حسین صاحب صدر حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔ وصیت نمبر ۱۲۲۱۴

مسل ۲۵۴۰۲

میں ناصر احمد سعید ولد چوہدری تاج دین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ کے ضلع سیالکوٹ حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱۰-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد -
ناصر احمد سعید باڈی گارڈ حضرت اقدس
گواہ شد - تاج الدین صاحب ولد موصی - وصیت نمبر ۲۱۱۵۵
گواہ شد - صوفی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ - وصیت نمبر ۱۰۰۹۱ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ عالمگیر کے رشتہ ناطہ کے مسائل طے کرنے کیلئے مرکز سلسلہ میں "کمیٹی رشتہ ناطہ" کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو عالمی سطح پر غیر معمولی وسعت اور وقعت حاصل ہو رہی ہے اور دن بدن ترقی کے نتیجہ میں نت نئے مسائل بھی سامنے آرہے ہیں۔ جن میں سے رشتہ ناطہ کے مسائل غیر معمولی اہمیت اختیار کر رہے ہیں اور ان مسائل کا تعلق کسی ایک ملک یا جماعت تک محدود نہیں۔ بلکہ ان مسائل کو ہر جماعت میں منظم رنگ میں طے کرنے کی ضرورت ہے اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمگیر سطح پر پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کی موجودہ ضرورت اور آئندہ پیدا ہونے والی ممکنہ دقتوں اور پیچیدگیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکز سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے جو خصوصیت سے رشتہ ناطہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کام شروع کر چکی ہے۔

اس کمیٹی کے لئے بطور صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر پنجاب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمایا ہے۔

"کمیٹی رشتہ ناطہ" کے بارے میں یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ یہ کمیٹی رشتہ کے ضرورت مند فریقوں کے درمیان ابتدائی رابطہ کی سہولتیں مہیا کرنے کا کام انجام دے گی۔ اور رشتہ کے بارے میں تحقیق کے سلسلہ میں بھی حسب استطاعت مدد کرے گی۔ لیکن رشتہ طے کرنے سے پہلے ہر قسم کی تسلی کرنے کی ذمہ داری فریقین پر ہوگی نہ کہ اس کمیٹی پر۔ کمیٹی تو محض للّٰہی امداد مہیا کرنے کے لئے قائم کی جا رہی ہے۔ اس لئے حتی المقدور خدمت سے گریز نہیں کرے گی۔ لیکن آخری ذمہ داری بہرحال فریقین کی اپنی ہوگی۔

"کمیٹی رشتہ ناطہ" سے خط و کتابت کے لئے فی الحال حسب ذیل پتہ ہوگا۔

کمیٹی رشتہ ناطہ معرفت نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ (سیکرٹری کمیٹی رشتہ ناطہ)

متوجہ ہوں

محمود جنرل سٹور کا اب نیا نام "افضل جنرل سٹور" رکھا گیا ہے۔ لوکل ایجنٹ "الفضل" کا آئندہ سے مستقل رابطہ "افضل جنرل سٹور" گولبازار سے رہے گا۔ ان سے خریداری کے علاوہ "الفضل" کا بل بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

(سلمان نیوز ایجنسی روزنامہ الفضل ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ
میں ۲۶، ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء کو مطب میں
حاضر ہوں گے۔
جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

الحیاء خیر کلہ حیا سراسر بہتر ہے (حدیث النبی)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۶۹)

خصوصی درخواست دعا

بارش نہ ہونے کی وجہ سے آج کل خشک سالی کی کیفیت جاری ہے۔ جس کا فصلوں پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ نیز کئی قسم کی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ احباب کرام ان ایام میں بارش ہونے کی دعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے اور ہر مشکل سے بچائے۔ (آمین)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد امیر و مبلغ انچارج زیمبیا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

صف اوّل :۔ چوہدری اعجاز احمد صاحب : ۲۰۰-۰۰ کواچہ
" دوم :۔ ابوبکر بوابا صاحب : ۱۰۵-۰۰ "
" " :۔ ابراہیم کازیمبے صاحب : ۱۰۰-۰۰ "

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری سلطان احمد لبسرا چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا بقضائے الٰہی ۴ جنوری ۱۹۸۴ء کو وفات پا گئیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ چک ۹۹ شمالی سے ربوہ لایا گیا اور ۵ جنوری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ وزراء سے تعزیت بھی فرمائی۔ احباب جماعت سے محترمہ والدہ صاحبہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر حمید لبسرا۔ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

درخواست دعا

برادرم چوہدری محمد صدیق کوٹ مومن والے عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(غلام رسول آف احمد نگر۔ دفتر الفضل ربوہ)

اعلان
منظور شدہ نمبر III 4-481 رجسٹرڈ نمبر R.D/158
نرسری کلاس میں
داخلہ شروع ہے
ماڈرن ایجوکیشنل اسکول
ربوہ کا واحد منظور شدہ ادارہ

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ ۔ میاں عبداللطیف
گھر :۔ ۳۳۰۶۹۳

قائدین اضلاع و مجالس ۲۱ تا ۳۱ جنوری ۱۹۸۴ء عشرہ تجنید کا اہتمام کریں : (مہتمم تجنید)